ادبیات

توکل ــــ!

از

(جناب کاشف راجپوری)

دامِ تنویرِ خرد سے زندگی رسوا نہ ہو
زندگی منت پذیرِ کاہشِ فردا نہ ہو
عالمِ اسباب سے اونچی ہو پروازِ جنوں
زندگی کو گردشِ ایام سے شکوا نہ ہو
عرصۂ امکاں میں شبدیزِ عمل ہو گرم رو
پر ارادت مندِ امکاں دیدۂ بینا نہ ہو
تیرے ہاتھوں میں عنانِ انفس و آفاق ہو
مصلحت کیشِ جہاں چشمِ خرد افزا نہ ہو

سینۂ امکاں پہ اک جوئے رواں ہے زندگی
دیدۂ بیدارِ مومن پر عیاں ہے زندگی

دیکھ میری آنکھ سے اے آرزو مندِ حیات
تجھ کو دھوکا دے گئے نقش و نگارِ کائنات
تجھ کو سمجھاتی رہی تیرے ارادوں کی شکست
تیرے ہاتھوں میں ہے یہ نظم و کمالِ شش جہات
آخرِ شب تو نے دیکھا ظلمتِ شب کا مآل
یوں ہی مٹ جاتی ہے اک دن گرمئ بازارِ حیات
قافلہ صحرا میں ہو جیسے کوئی خیمہ گزیں
آہ کتنی مختصر ہے زندگی کی واردات
تیری عنوانِ ترقی کو مٹانے کے لئے
آہ یہ غوغائے شاہی آہ یہ لات و منات
تو نے یہ کس کو بنایا ہے مرادوں کا خدا
وہ نگاہِ شعلہ پرور دشمنِ ذات و صفات
پستیوں کی سمت لے جاتی ہے امیدِ عروج
یہ مآلِ ارتقا ہے یہ کمالِ ممکنات
چھپ نہیں سکتا چھپانے سے یہ حالِ اضطراب
فاش ہو کر رہ گئی شانِ ثباتِ ناثبات

تیرے دوشِ فکر پر بارِ گراں ہے زندگی
کیا خبر ہے آبروئے دو جہاں ہے زندگی

آبروِ دریا کی جس سے ہے وہ اک طوفاں ہے تو
جانبِ باطل جسے پھینکا ہے وہ پیکاں ہے تو
از زمیں تا آسماں جو کچھ بھی ہے تیرے لئے
آتشِ آفاق پر ابرِ گہر افشاں ہے تو